5126-قرآن کریم میں سجدہ تلاوت کے مقام

سوال

وہ کونسی آیات ہیں جن میں سجدہ کرنا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

قرآن مجید میں پندرہ جگہ پر سجدہ کرنا ضروری عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے ، ان میں سے تین مفصل اور سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں ۔ رواہ ابوداود ، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم ، دار قطنی ، نے روایت کی اور منذری اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن کہا ہے ۔

اور وہ پندرہ سجدے مندرجہ ذیل ہیں :

1-۔{ان الذین عند ربھم لایستکبرون عن عبادتہ ویسبحونہ ولہ یسجدون}۔(یقینا جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں)الاعراف (206)

2-۔{وللہ یسجد من فی السماوات والارض طوعا وکرھا وظلالھم بالغدو والآصال}۔اللہ ہی کے لیے زمین اور آسمان کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے ، اور صبح وشام ان کے سائے بھی ۔ الرعد (15)۔

3-۔{وللہ یسجد ما فی السماوات وما فی الارض من دابۃ والملائکۃ وھم لا یستکبرون}۔(یقینا آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالی کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے)النحل (49)۔

4-۔{قل آمنوا بہ اولا تؤمنوا ان الذین اوتوا العلم من قبلہ اذا یتلی علیھم یخرون علیھم للاذقان سجدا}۔(کہہ دیجۓ ! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ، جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں) الاسراء (107)۔

5-۔{اذا تتلی علیھم آیات الرحمن خروا سجدا وبکیا}۔(ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی تو یہ سجدہ کرتے روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے) مریم (58)۔

6-۔{الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السموات و من فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وکثیر من الناس وکثیر حق علیہ العذاب ومن یھن اللہ فما لہ من مکرم ان اللہ یفعل ما یشاء}۔(کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ سب آسمان والے اور زمین والے ، اور سورج چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہوچکا ہے ، جسے اللہ تعالی ذلیل کرے اسے کوئی بھی عزت دینے والا نہیں ، یقینا اللہ تعالی جو چاہتا کرتا ہے) الحج (18)۔

7-۔{یاایھاالذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون}۔(اے ایمان والو ! رکوع وسجدہ کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ) الحج (77)

8-{واذا قیل لھم اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن انسجد لما تامرنا وزادھم نفورا}.(اور جب بھی ان سے رحمن کو سجدہ کرنے کا کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں رحمن کیا ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دے رہا ہے اور اس (تبلیغ) نے ان کی نفرت میں مزید اضافہ کر دیا) الفرقان (60)

9-{الا یسجدوا للہ الذی یخرج الخبء فی السموات والارض و یعلم ما تخفون وما تعلنون}.(کہ اسی اللہ تعالی کے لیے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو نکالتا ہے، اور جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو وہ سب جانتا ہے) النمل (25).

10-{انما یومن بآیاتنا الذین اذا ذکروا بھا خروا سجدا و سبحوا بحمد ربھم و ھم لا یستکبرون}.(ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی اس کی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے) السجدۃ (15).

11-{وظن داود انما فتناہ فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب}.(اور داود علیہ السلام سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے، پھر تو وہ اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور پوری طرح رجوع کیا) ص (24).

12-{ومن آیاتہ اللیل والنھار والشمس والقمر لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون}.(اور دن رات اور سورج چاند بھی اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں، تم سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ اللہ تعالی کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا فرمایا ہے، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو) فصلت (37).

13-{فاسجدوا للہ واعبدوا}.(تو اللہ ہی کو سجدہ کرو اور اس کی ہی عبادت کرو) النجم (63).

14-{اذا قرئ علیھم القرآن لا یسجدون}.(اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے) الانشقاق (21)

15-{کلا لا تطعہ واسجد واقترب}.خبردار! اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدہ کر اور قریب ہو جا) العلق (19). فقہ السنۃ (1/186-188)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے تمام المنۃ میں اس پر تعلیق لگاتے ہوئے کہا ہے کہ:

یہ حدیث ہرگز حسن نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں مجہول راوی ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے "التلخیص" میں منذری اور نووی رحمہ اللہ تعالی کی تحسین کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ: اور عبدالحق اور ابن قطان نے اسے ضعیف کہا ہے، اس کی سند میں عبداللہ بن منین جو کہ مجہول ہے اور اس سے روایت کرنے والا حارث بن سعید العتقی بھی غیر معروف ہے۔

اور ابن ماکولا کا کہنا ہے کہ: اس حدیث کے علاوہ اس کی کوئی اور حدیث نہیں ہے۔

اسی لیے طحاوی نے یہ اختیار کیا ہے کہ سورۃ الحج کے آخر میں دوسرا سجدہ نہیں، اور محلی میں یہی مذہب ابن حزم نے اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ: اس لیے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں اور نہ ہی اس پر اجماع ہے، لیکن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور عبداللہ بن عمر اور ابو درداء رضی اللہ تعالی عنھما سے اس میں سجدہ ثابت ہے۔

پھر ابن حزم کتاب میں باقی سجود کی مشروعیت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں پہلے دس سجدوں کی مشروعیت پر اتفاق ہے، اور اسی طرح طحاوی نے بھی شرح المعانی (1/211) میں اس پر اتفاق نقل کیا ہے، لیکن انہوں نے سورۃ فصلت (حم السجدۃ) کے سجدہ کے بدلے میں سورۃ "ص" کا سجدۃ ذکر کیا ہے، پھر بعد میں ان دونوں سجدوں کو صحیح اسناد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ "ص" "النجم" اور "انشقاق" اور اقراء" میں سجدہ کیا، اور یہ تینوں آخری سجدے سور مفصل میں ہیں جس کا ذکر حدیث عمرو جو کہ ابھی ذکر کی گئی ہے۔

تو مجموعی طور پر اس حدیث مع اسناد ضعیف ہونے کے باوجود اس کے عمل پر امت کا اتفاق ہے، اور احادیث صحیحہ باقی سجدوں سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ کے علاوہ کی شاھد ہیں، سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ کی سنت صحیحہ سے کوئی شہادت نہیں ملتی، الا یہ کہ بعض صحابہ کا اس پر عمل ہے، جو کہ اس کی مشروعیت پر دال ہے اور جبکہ خاص کر اس کی کوئی مخالفت نہیں ملتی۔

تو خلاصہ یہ ہے قرآن کریم میں پندرہ سجدے ہیں جو کہ ابھی اوپر ذکر کیے گئے ہیں۔

واللہ تعالی اعلم.